81778-لاٹری اور شراب اور خنزیر فروخت کرنے والی دوکان پر ملازمت کا حکم

سوال

میں نوجوان اور امریکہ میں رہائش پذیر ہوں، اور دو ماہ سے حلال اور شرعی کام تلاش کر رہا ہوں، لیکن جو عرب لوگ اس شہر میں رہائش پذیر ہیں وہ یا تو خنزیر اور یا پھر شراب فروخت کرتے ہیں، اور اس وقت میرا کسی دوسرے شہر میں جانا ممکن نہیں، کیونکہ میری بیوی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے، کیا اس حالت میں خنزیر فروخت کرنے والے ہوٹل میں ملازمت کرنا حرام ہے ؟

ایک دوسرے شہر جو کہ تقریبا بیس میل دور ہے میں مجھے ایک سپر مارکیٹ پر ملازمت ملی ہے جہاں لاٹری کی پرچیاں فروخت ہوتی ہیں اور مجھے مجبورا آدھی رات وہاں سے واپس آنا پڑتا ہے، کیونکہ میری بیوی اور بیٹی اکیلی ہے، اور موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے اس وجہ سے درجہ حرارت صفر سے بھی کم ہوتا ہے، برف اور دھند کی بنا پر راستہ بھی خطرناک ہو جاتا ہے، تو کیا لاٹری کی پرچیاں فروخت کرنے والی دوکان پر ملازمت کرنا حرام ہے ؟

اور اس حالت میں میرا اپنے شہر میں خنزیر فروخت کرنے والے ہوٹل پر ملازمت کرنا افضل ہے یا کہ دوسرے شہر میں لاٹری فروخت کرنے والی دوکان پر ملازمت کرنا ؟

پسندیدہ جواب

میرے سائل بھائی میں یہ گمان نہیں
کرتا کہ آپ ہم سے دو عظیم اور بڑے گناہوں کے مابین تفاضل چاہتے ہیں، ایک لاٹری کے
ذریعہ قمار بازی اور جوے کا گناہ جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب کی درج ذیل
آیات میں حرام کیا ہے، اور اس سے منع کیا ہے، اور یہ آیا قیامت تک تلاوت کی جاتی
رہینگی :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ
شراب، جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی
عمل ہیں، تم اس سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ
شراب اور قماری بازی کے ذریعہ تمہارے مابین بغض وعداوت پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ
کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم اب بھی باز آجاؤ}** المآئدۃ (90-91).

اور خنزیز کا گوشت یا شراب فروخت
کرنے کے گناہ میں افضلیت کو بیان کرنے طلب کرتے ہو جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے حرام

کیا ہے.

کیا مسلمان شخص اس پر راضی ہوسکتا
ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں ان کبیرہ گناہوں میں سے کسی کو اختیار کرے ؟! اور کیا یہی
وہ زندگی ہے جس کے لیے وہ کوشش کر رہا ہے اور اس کی نعمت حاصل کر رہا ہے ؟!

میرے سائل بھائی میں آپ کو ایسا خیال
نہیں کرتا، کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور اپنے اسلام کی بنا پر عزیز و کریم ہیں، اور
قوی الایمان ہیں کہ آپ اس پر راضی ہوجائیں کہ اس عظیم بری اور خبیث چیز کو فروخت
کرنے لگیں، جس نے ساری زمین کو فتنہ و فساد اور ظلم و برائی سے بھر دیا ہے، کیونکہ
شراب ام الخبائث یعنی سب برائیوں کی جڑ ہے، اور قماربازی و جوا لوگوں کا باطل
طریقہ سے مال کھانا ہے، اور خنزیز کو تو اللہ تعالی قطعی حرام کیا ہے.

بلکہ ان اشیا کی حرمت تو شریعت
اسلامیہ کی سب سے بڑی نشانی اور معالم ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لائق نہیں
کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے غیض و غضب کو دعوت دینے والی چیز فروخت کرے.

جی ہاں مسلمان شخص کے لیے کسی بھی
حالت میں لوگوں کو برائی فروخت کرنی جائز نہیں، چاہے وہ کوئی غیر مسلم شخص ہی ہو؛
کیونکہ اس طرح وہ گناہ نشر کرنے میں شریک ہوگا، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی
اور اس کے حکم کی مخالفت کرنے میں معاون بنے گا.

ہماری اس ویب سائٹ پر بہت زیادہ ایسے
فتاوی جات موجود ہیں جو اس مسئلہ کو بیان اور اس کی وضاحت کرتے ہیں، اور حرام اشیاء
کی فروخت میں شرکت کی حرمت کا فیصلہ کرتے ہیں، چاہے وہ کسی غیر مسلم شخص کو ہی فروخت
کیا جائے، اس لیے آپ سوال نمبر (1830)
اور (40651) کے جوابات کا مطالعہ
کریں.

اور اگر آپ ضرور اس ملک میں رہنا
چاہتے ہیں تو آپ اس دوکان کے مالک سے اس پر متفق ہوسکتے ہیں کہ آپ لاٹری اور قماری
بازی کی پرچیاں فروخت نہیں کرینگے، اور باقی مباح اشیاء فروخت کرنا ہی کافی ہیں.

ہمارے فاضل بھائی آپ اس حالت یعنی ان
حرام کاموں کو کرنے کی سوچ تک اس لیے پہنچے ہیں کہ آپ کفار کے مابین رہتے ہیں، اور
وہاں رہنے والے اکثر لوگوں کی حالت بھی یہی ہے، اور یہ ان کفار ممالک میں رہائش
اختیار کرنے کا ہی نتیجہ ہے جو مسلمان ممالک سے دور ہیں؛ کیونکہ کفار کا معاشرہ کسی
حدود اور اصول کا پابند نہیں، اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے کسی حکم اور نہ ہی کی کسی
ممانعت کا خیال رکھتا ہے.

لیکن مسلمان معاشرے میں (الحمد للہ
) بہت حد تک اللہ تعالی کی حدود کی پابندی ہوتی ہے، اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں
کہ آپ ہماری اس ویب سائٹ پر کفار ممالک میں رہنے اور بود و باش اختیار کرنے کا حکم
معلوم کرنے کے لیے فتاوی جات کا مطالعہ کریں اور درج ذیل سوالات کے جواب کا مطالعہ
ضرور کریں.

سوال نمبر (
13363) اور (
27211).

ہمارے سائل بھائی آپ یہ یاد رکھیں کہ
اللہ تعالی کا تقوی ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے لیے دنیا و آخرت کا بہترین
خزانہ اور باقی رہنے والی چیز ہے، یہ دنیا میں بندے کے لیے حصول رزق کا ذریعہ ہے
جیسا کہ اللہ سجانہ و تعالی کا فرمان ہے:

**{اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے
اور تقوی اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے خزانے کھول دیتے،
لیکن انہوں نے تکذیب کی اور جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر انہیں پکڑ لیا
}** الاعراف (96).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سجانہ
و تعالی کا فرمان ہے:

**{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی
بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ**

تعالی پر توکل کرتا ہے اللہ تعالی اس کو کافی ہوجاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، اور اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے } الطلاق (2–3).

اور آخرت میں یہ چیز گناہوں کا کفارہ ہے اور معصیت کو مٹا ڈالتی ہے، اور اللہ تعالی کے عذاب سے بچاؤ کا باعث ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اور اسے اجر عظیم سے نوازتا ہے } الطلاق (5).

اور پھر دنیا تو چند اور محدود دنوں کی ہے، اور موت قریب ہی آنے والی ہے، کسی بھی شخص کو یہ معلوم نہیں کہ آیا آج فرشتے اس کی روح قبض کریں گے یا کل ؟

جس شخص کی روح حرام اشیاء فروخت کرتے ہوئے قبض ہو تو اس کی حالت کیا ہوگی نہ تو اس نے نصیحت سنی اور نہ ہی اس نے یاد دہانی کی طرف توجہ دی ؟!

میرے سائل بھائی میرا تو گمان یہی ہے کہ آپ اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرنے اور اس کی سزا کا خوف رکھنے والے ہیں، اور آپ کبھی بھی راضی نہیں کہ آپ کی حالت ایسی ہو، یہ یاد رکھیں کہ صبر و تحمل کامیابی اور تنگی سے فراخی کی راہ اور کنجی ہے، اس لیے آپ کوئی حلال اور پاکیزہ کام تلاش کرنے کی کوشش کریں، اس کفریہ ملک میں رہنے کے متعلق اپنے دل سے مشورہ کریں اور سوچیں کہ کیا یہ صحیح ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے، اور حق و خیر اور بھلائی کی توفیق نصیب کرے.

واللہ اعلم.